نظرات

خواتین اسلام

(۳)

پھر اس پر بھی غور کیجئے کہ اگرچہ قرآن مجید کا خطاب مردوں اور عورتوں دونوں سے یکساں ہے اور اسلام جس طرز زندگی کا داعی ہے اس کی دعوت مرد و زن ہر ایک کے لئے ہے تاہم عورتوں میں انانیت اور خود بینی کی جو خو فطری طور پر ہوتی ہے اس کی وجہ سے بعض خواتین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ قرآن میں مردوں کا ذکر تو پایا جاتا ہے لیکن عورتوں کا ذکر نہیں پایا جاتا، آخر اس کی وجہ اور سبب کیا ہے؟ یعنی اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ عورتیں مردوں سے کم ہیں اور اس لئے ناقابل التفات ہیں، بعض خواتین کے اس شکایت آمیز استفسار پر سورۂ احزاب کی آیت: ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقنتین والقنتت ...... اعد اللہ لہم مغفرۃ واجراً عظیماً. نازل ہوئی، اس آیت کریمہ میں اسلام، ایمان، قنوت (اطاعت گذاری) صدق وصفا، صبر، خشوع، صدقہ وخیرات، روزہ، پاک دامانی اور اللہ کا ذکر، یہ دس صفات بیان کی گئی اور ان میں مردوں اور عورتوں دونوں کو ہم مرتبہ وہم مقام قرار دے کر ان کے لئے مغفرت واجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے۔

اس آیت کے علاوہ سورۂ التوبہ میں ایک آیت: التائبون العابدون الحامدون

......الخ ہے جس میں صرف مردوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں، لیکن سورۃ التحریم کی آیت نمبر ۵: عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ...... الآیۃ میں صرف عورتوں کے صفات بیان ہوئے ہیں، ان تینوں آیات کو یکجائی طور پر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مردوں کے لئے جو اوصاف جن لفظوں سے بیان کئے گئے ہیں وہی اوصاف انھیں الفاظ کے ذریعہ عورتوں کے لئے بھی بیان کئے گئے ہیں، ان صفات کی معنویت پر غور کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ایک اعلیٰ درجہ کی اور ترقی یافتہ زندگی بسر کرنے کے لئے جو اوصاف و کمالات درکار ہیں، قرآن مجید کے یہ مذکورہ صفات ان پر حاوی اور مشتمل ہیں، ہر ایک صفت پر کلام کرنا یہاں ممکن نہیں ہے، صرف دو وصف: الصابرات السائحات پر مختصراً گفتگو ضروری ہے۔

---

(۱) الصابرات کے معنی ہیں صبر کرنے والی عورتیں، اور صبر کی تعریف ہے:
کف النفس عن المکروہ اوعلی المکروہ یعنی نفس کو ناپسندیدہ امور سے باز رکھنا (یہ قوت شہوی کا کمال ہے) یا نفس کو ناپسندیدہ امور کے پیش آجانے پر قابو میں رکھنا (اس کا تعلق قوت غضبی کی صفت کمال سے ہے) یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر فقط انفعال نہیں ہے بلکہ فعل بھی ہے، وہ صرف ایک عمل منفی نہیں بلکہ عمل مثبت بھی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں صابروا کے ساتھ رابطوا یعنی مضبوطی سے جمے رہو کا حکم بھی ہے، اسی بنا پر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان کو زندگی میں اگر کوئی حادثہ پیش آئے، یہ حادثہ شخصی و انفرادی ہو یا قومی و ملی و اجتماعی، بہرحال انسان کو ثابت قدم رہ کر اس حادثہ کو برداشت کرنا چاہئے، ساتھ ہی اسے اس حادثہ کو دفع کرنے اور اس کے مکافات کی کوشش کرنی چاہئے، غور کیجئے اس طرح صبر کا دائرۂ عمل کس درجہ وسیع اور ہمہ گیر ہوجاتا ہے۔

---

(۲) السائحات: اس لفظ کا مادۂ اشتقاق سیاح وسیاحت ہے جس کے معنی ہیں: زمین میں گھومنا اور سیر کرنا، اس بنا پر ہمارے نزدیک اس لفظ کے معنی ہوئے، سیاحت کرنے والی عورتیں، مفسرین نے عام طور پر السائحون اور السائحات کا ترجمہ الصائمون و الصائمات "روزہ دار مرد اور عورتیں" کیا ہے، لیکن ہم کو اس سے اختلاف ہے، درحقیقت مفسرین کو اس ترجمہ کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ جیسا کہ لفظ سیاحت کے ماتحت لسان العرب میں لکھا ہے، جس طرح ہمارے ملک میں سادھو اور جوگی پوجا پاٹ کی غرض سے قریہ بقریہ گاؤں گاؤں پھرتے ہیں اسی طرح عرب میں کچھ لوگ تھے جو شہروں کی آبادی سے دور جنگلوں اور ویرانوں میں گھومتے پھرتے رہتے اور عبادت کرتے رہتے تھے، عربی میں ان کو سائح اور ان کے اس عمل کو سیاحت کہا جاتا تھا، چونکہ سیاحت، اس معنی میں رہبانیت کی ہی ایک صورت تھی اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رہبانیت کی طرح لا سیاحۃ فی الاسلام فرما کر سیاحت کو بھی خارج از اسلام قرار دیا اور ممنوع فرمایا۔

ہماری گزارش یہ ہے کہ لفظ سیاحت جس سے سائح اور سائحہ مشتق ہیں اس کے معنی وضع لغوی کے اعتبار سے الذہاب یعنی چلنا پھرنا ہیں، اور سائح وسائحہ کے معنی صائم وصائمہ کے لفظ کے حقیقی معنی نہیں بلکہ مجازی اور التزامی ہیں، اب سوال یہ ہے کہ روزہ کے لئے قرآن مجید میں ہر جگہ صوم کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور خود مذکورۂ بالا آیات میں سے ایک آیت میں الصائمون والصائمات مذکور ہے تو آخر پھر کیا ضرورت ہے جس کی وجہ سے لفظ کے حقیقی معنی کو ترک کر کے اس کے مجازی اور التزامی معنی مراد لئے جائیں۔ قرآن مجید میں خود یہ لفظ مطلق سیاحت کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ارشاد ہوا: فسیحوا فی الارض تم زمین میں گھومو اور پھرو۔

دراصل ہمارے ارباب تفسیر نے اس امر کو محسوس نہیں کیا کہ اسلام ایسے مذہب میں جو عالمگیر ہے اور دنیا کی سب قوموں کے لئے ہے، اس میں دین کے نہایت وسیع مفہوم کے اعتبار سے سیاحت (TOURISM , TRAVEL) کس درجہ اہم اور ضروری چیز ہے! بعض مفسرین نے عجیب تماشا کیا ہے، مردوں کے معاملہ میں تو سائحون کا ترجمہ المجاھدون فی سبیل اللہ کر دیا ہے مگر چونکہ عورت پر جہاد فرض نہیں ہے اس لئے سائحات کا ترجمہ صائمات کر گئے ہیں، حالانکہ حق یہ ہے کہ ایک مسلمان کی پوری زندگی اگر وہ اللہ کے احکام کے ماتحت ہو، سرتاسر دین کا جز اور عبادت ہے، چنانچہ تجارت اور کاروبار کی غرض سے ہو یا علم و ہنر حاصل کرنے کی نیت سے یا تاریخی، جغرافیائی اور معاشرتی معلومات میں اضافہ کرنے اور صحت و تندرستی کے ارادہ سے ہو، سیاحت کی یہ سب قسمیں بھی اسلامی شریعت میں مستحسن اور مطلوب و محمود ہیں، چنانچہ سورۃ الجمعۃ کی ایک آیت میں ارشاد ہوا: فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ: جب نماز ختم ہو جائے تو اب تم اللہ کی زمین میں پھیل جاؤ اور اپنا کاروبار کرو (جو اللہ کا فضل ہے) اسی طرح حکمت یعنی علم و ہنر کو مومن کی گم شدہ اونٹنی قرار دے کر حکم دیا گیا ہے کہ جہاں کہیں ملے وہاں سے اس کو حاصل کیا جائے، علاوہ ازیں قرآن مجید میں ایک مقام پر سیر و سیاحت کو عبرت پذیری اور سبق آموزی کا ذریعہ بتا کر اس کا حکم دیا گیا ہے، ارشاد ہوا: قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین (الانعام) اسی مضمون کی ایک آیت سورۃ نحل میں بھی ہے، پھر ایک آیت میں فرمایا گیا کہ سیر و سیاحت سے دلوں میں بیداری اور علم و تجربہ حاصل ہوتے ہیں، ارشاد ہوا: افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او اذان یسمعون بھا (الحج) کیا یہ لوگ زمین میں گھومتے پھرتے نہیں ہیں، اگر وہ ایسا کرتے تو ان کے پاس

قلب بیدار یا گوش شنوا ہوتے۔

اب ان آیات کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی: "زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک بنائی گئی ہے" بھی پیش نظر رکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اسلام میں سیر و سیاحت، بشرطیکہ وہ ایک وسیع معنی میں فی سبیل اللہ ہو، وہ بھی از قسم عبادات ہے، اس بنا پر ہماری قطعی رائے ہے کہ السائحون اور السائحات کے معنی سیر و سیاحت کرنے والے مرد اور سیر و سیاحت کرنے والی عورتیں، نہ کہ صائمین اور صائمات چنانچہ امام راغب اصفہانی (مفردات لفظ سیاح) لکھتے ہیں: بعض حضرات کی رائے میں سائحون سے وہ لوگ مراد ہیں جو قرآن مجید کی آیت: افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب ...... الآیۃ کے اقتضا کو پورا کرتے ہیں۔

اب غور کیجئے صبر کی صفت کا تعلق انفرادی یا اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ سے ہے اور اسی طرح سیر و سیاحت علم، تجربہ، عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور قرآن مجید میں صفات دہ گانہ کے ساتھ عورتوں اور مردوں، دونوں کو ان ہر دو صفات میں بھی برابر قرار دیا گیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ از روئے تعلیمات اسلام عورت، ہر شعبۂ زندگی میں، بجز چند امور کے جن میں عورت کی صنفی خصوصیات مانع ہیں، مرد کے ساتھ برابر کی شریک و سہیم ہے۔